گاڑیوں کی مرمتی کا عمل

مفتی وزیر احمد، جامعہ ضیاء مدینہ ماہی والا، جمال چھپری۔ لیہ

ورکشاپ میں لائی جانے والی گاڑیوں کی مرمتی اوران کا کام شروع کرنے سے قبل اور بعد میں بہت سارے معاملات اور مسائل گاڑیوں کے مالک، مستریوں اوران کے ماتحت نیم تجربہ کار شاگردوں کے مابین جنم لیتے ہیں۔

مثلاً مزدوری طئے کیئے بغیر کام کرانا۔ اور اگر مزدوری متعین کیئے بغیر گاڑی ٹھیک کرالی تو پھر اجرت کتنی ہوگی۔

گاڑی ٹھیک کرنے کے دوران مختص مکینک کا دیگر مکینکوں سے خدمات لینا؟

ورکشاپ سے گاڑی چوری ہوجائے یا اسے آگ لگ جائے؟ مستری سے گاڑی ٹھیک کرنے کے دوران اگر نقصان ہوجائے۔

مکینک کے شاگردوں سے اگر گاڑی کو نقصان پہنچے تو کیا مالک چٹی لے گا؟

کیا مکینک گاڑی چلا سکتا ہے؟ مستریوں کا شکستہ پرزہ جات بلاعوض اپنے پاس رکھ لینا کیا صحیح ہے؟

گاڑی مالک کا مزدوری دیئے بغیر گاڑی لیکر چلا جانا پھر اپنی مرضی سے اجرت دینا۔

غرضیکہ متعاقدین کے مابین پیدا ہونے والے سوالات میں بہت تنوع ہے۔ لہٰذا اہم و معروف صورتوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

گاڑی مالک کا مزدوری دیئے بغیر گاڑی لیکر چلا جانا پھر اپنی مرضی سے اجرت دینا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قَالَ اللهُ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُوفِهِ أَجْرَهُ"

"اللہ نے فرمایا: "قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں میں ہی اس پر غالب آؤں گا، ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی"۔

(صحیح بخاری: رقم الحدیث، ۲۲۷۰: دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ"

"مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو"۔

(ابن ماجہ: رقم الحدیث: ۲۴۴۳، دار المعرفۃ بیروت لبنان)۔

مزدوری طئے کیئے بغیر کام کرنا؟

خراب گاڑی جب ورکشاپ میں لائی جاتی ہے تو بعض اوقات اسے ٹھیک کرنے کی اجرت اور مزدوری متعین نہیں کی جاتی بلکہ فنی خرابی اگر واضح ہو تو وہ بیان کی جاتی ہے بظاہر نہ ہو تو پھر اسکی علامات بیان کی جاتی ہیں مثلاً انجن کا گرم ہونا یا گاڑی تیز دوڑانے کی کوشش کے باوجود گاڑی کا آہستہ چلنا۔

مذکورہ خرابیاں بیان کرتے ہوئے گاڑی مالک مکینک کو چابی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اسے دیکھیں اور ٹھیک کریں۔ اس دوران مالک اجرت دریافت کرتا ہے نہ مستری بتلاتا ہے۔ بلکہ جب گاڑی فٹ ہوجاتی ہے تو پھر مالک سے گاڑی ٹھیک کرنے کی مزدوری مانگی جاتی ہے، بعض مالک تو خوش ہوکر مکینک کو منہ مانگی اجرت دے دیتے ہیں۔

اور کبھی گاڑی ٹھیک کرانے کی اجرت طئے نہ کرنے کی وجہ سے نزاع پیدا ہوجاتا ہے۔

اسی بنا پر کبھی تو مستری اضافی پیسے لے لیتا ہے اور کبھی گاڑی مالک مکینک کو مکمل مزدوری نہیں دیتا۔

☆انظر الی من هو دونک فی الجسم والصورة والمال والبیت والوظیفة والذریة، لتعلم انک فوق الوف الناس. ☆

حالانکہ اس کے برعکس شرعی حکم یہ ہے۔گاڑی کا کام شروع کرنے سے قبل اجرت اور مزدوری متعین کرلی جائے' متعاقدین کے درمیان جو مزدوری طئے ہو جائے گاڑی کا کام مکمل ہو جانے کے بعد مالک کو وہ متعین اجرت دینی لازم ہوگی اور مکینک کو مزید پیسے مانگنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

مزدوری طئے کئے بغیر یہ عقد فاسد ہوگا جسے ختم کرنا لازم وضروری ہے پہلے اجرت طئے کی جائے بعد میں کام شروع کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُعْلِمْهُ أَجْرَهُ

"جو شخص مزدور کو اجرت پر لے آئے اسے چاہیے کہ اسے اجرت بتادے"۔

(ہدایہ ۳/۲۹۶: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَشَرْطُهَا أَنْ تَكُونَ الْأُجْرَةُ وَالْمَنْفَعَةُ مَعْلُومَتَيْنِ لِأَنَّ جَهَالَتَهُمَا تُفْضِي إِلَى الْمُنَازَعَةِ

اور (صحت) اجارۃ کے لئے اجرت اور منفعت کا معلوم ہونا شرط ہے' کیونکہ ان دونوں کی جہالت باعث فساد ہے۔

(بحر الرائق ۷/۵۰۷: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَلَا تَصِحُّ حَتَّى تَكُونَ الْمَنَافِعُ مَعْلُومَةً وَالْأُجْرَةُ مَعْلُومَةً لِمَا رَوَيْنَا وَلِأَنَّ الْجَهَالَةَ فِي الْمَعْقُودِ عَلَيْهِ وَبَدَلِهِ تُفْضِي إِلَى الْمُنَازَعَةِ كَجَهَالَةِ الثَّمَنِ وَالْمُثَمَّنِ فِي الْبَيْعِ"

"اجارہ صحیح نہیں ہوتا حتی کہ منافع معلوم ہوں اور اجرت معلوم ہو۔اس حدیث کی وجہ سے جو ہم نے روایت کی۔ نیز اس وجہ سے کہ معقود علیہ (منفعت) اور اس کے بدل میں لاعلمی سے (فریقین کے درمیان) نزاع پیدا ہوگا۔ جیسا کہ بیع میں مبیع اور ثمن کا مجہول ہونا"۔

(ہدایہ ۳/۲۹۶: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

نیز دلیل عقلی بھی اسی چیز کا تقاضا کرتی ہے:

" کوئی بھی کام اجرت پر کروانا ہو تو پہلے مزدوری طئے کرلینی چاہیے تاکہ بعد میں نزاع و جھگڑا نہ ہو۔چونکہ عقود میں ہر ایسی چیز جو مفضی الی النزاع ہو وہ عقد کو فاسد کردیتی ہے"۔

البتہ تعاطی سے بھی اجارہ منعقد ہو جاتا ہے۔کیونکہ اجارہ بیع کی مثل ہے جب بیع تعاطی سے منعقد ہو جاتی ہے تو اجارہ بھی ہو جائے گا۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"اَلْإِجَارَةُ نَوْعٌ مِنَ الْبَيْعِ إِذْ هِيَ بَيْعُ الْمَنَافِعِ"

اجارہ بیع کی ایک قسم ہے کیونکہ وہ منافع کی بیع ہے۔

(شامی ۵/۳۲: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

تَنْعَقِدُ بِلَفْظَيْنِ مَاضِيَيْنِ أَوْ يُعَبِّرُ بِأَحَدِهِمَا عَنِ الْمَاضِي وَالْآخَرِ عَنِ الْمُسْتَقْبَلِ۔۔۔ وَتَنْعَقِدُ بِالتَّعَاطِي كَمَا فِي الْبَيْعِ وَفِي التَّتَارْخَانِيَةِ وَتَنْعَقِدُ الْإِجَارَةُ بِغَيْرِ لَفْظٍ

اجارہ کا انعقاد ماضی کے الفاظ سے ہوتا ہے یا آجر اور اجیر میں سے ایک ماضی کا لفظ اور دوسرا مستقبل کا صیغہ تعبیر کرے۔ نیز اجارہ تعاطی سے منعقد ہو جاتا ہے جس طرح بیع میں۔تتارخانیہ میں ہے "اجارہ بغیر لفظ کے منعقد ہو جاتا ہے۔

☆تيقن ان كل من تعاملهم من اخ وابن وزوجة،قريب وصديق ،لايخلو من عيب،فوطن نفسك على تقبل الجميع .☆

(بحرالرائق ۸/۴: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اگر مزدوری متعین کئے بغیر گاڑی ٹھیک کر دی؟

اگر لاعلمی کی بناپر متعاقدین نے اجرت طئے نہیں کی اور مستری نے گاڑی ٹھیک کر دی ہے۔ تو پھر مکینک منہ مانگی مزدوری لے سکتا ہے نہ گاڑی مالک اپنی مرضی کے مطابق اسے بہت کم پیسے لینے پر مجبور کر سکتا ہے۔ بلکہ بعض گاڑی مالک اپنی مرضی کے مطابق کچھ مزدوری دے کر کے گاڑی لے کر چلے جاتے ہیں بے چارہ مکینک مزید جس قدر پیسے مانگے مالک دینے کو تیار نہیں ہوتا۔ بلکہ نصیحت کے انداز میں اسے کہتا ہے "بس اتنے پیسے بہت ہیں' یہ کوئی تھوڑے تو نہیں"

کچھ بھلے مانس مکینک ایسے بھی ہوتے ہیں جو دور دراز سفر کرنے والے مسافروں کی جیب خالی کرنے کے طمع مند ہوتے ہیں اگر ان کے ہاتھ کوئی خراب گاڑی والا مسافر چڑھ جائے جس کے ساتھ فیملی ہو یا وہ کسی اور ایمر جنسی میں ہو 'اور اس کی گاڑی چلنے سے رک جائے تو پھر کاریگر صاحبان ایسے لوگوں کی گاڑی ٹھیک کرنے کی اتنی اجرت مانگتے ہیں جس کا انسان تصور ہی نہیں کر سکتا۔ پانچ دس منٹ گاڑی کے "نٹوں" کو پلاس ترتیب بزیر رانچیج اور گوٹی پانا مس کرنے کی اِس قدر مزدوری مانگتے ہیں جو کہ سارا دن عام حالات میں مقیمی لوگ اور کھاتہ دار گاہکوں کی گاڑیاں ٹھیک کرنے کی اجرت انہیں موصول نہیں ہوتی۔

حالانکہ ان حالات کے تناظر میں شرعی حکم یہ ہے کہ اجرت و مزدوری طئے کئے بغیر اگر مستری نے گاڑی ٹھیک کر دی ہے تو پھر اجرت مثلی ہو گی۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ اجرت مثلی کے متعلق لکھتے ہیں۔

أَيْ أَجْرِ شَخْصٍ مُمَاثِلٍ لَهُ فِي ذَلِكَ الْعَمَلِ

"یعنی اتنی مزدوری اس کو دی جائے گی جتنی اس جیسا مزدور ایسے کام پر لیتا ہے"۔

(شامی ۵/۳۱: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

گاڑی ٹھیک کرنے کے دوران اگر دیگر مکینکوں کی خدمات لینی پڑیں؟

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گاڑی تو ایک ورکشاپ پر کھڑی ہوتی ہے لیکن اس کی فنی خرابی دور کرنے کے لیے اور کئی ہنر مندوں کی خدمات لینی پڑ جاتی ہیں مثلاً انجن کا کام ہو تو خراد اور فونڈری والوں سے ورکشاپ مالک کو جانا پڑ جاتا ہے۔ ایسے ہی لائٹیں خراب ہونے کی صورت میں الیکٹریشن اور بیٹری کمزور ہو تو پھر بیٹری میکر کے پاس گاڑی ٹائر پنکچر ہونے کی صورت میں پنکچر والے سے کام لینا پڑتا ہے۔ غرضیکہ ایک وقت میں ایک گاڑی کی ہمہ قسمی فنی خرابیوں کو دور کرنے کے لیے بیسوں ہنر مندوں سے کام کروانا پڑتا ہے تو گاڑی جس ورکشاپ پر کھڑی ہوتی ہے اسکا سرپرست جب سب ہنر مندوں کے بل مالک کے سامنے رکھتا ہے تو وہ بہت ساری بدظنیوں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔

حالانکہ ان حالات و واقعات کے تناظر میں شرعی طریقہ کار یہ ہے۔ "جس مکینک کے پاس اس کے متعلقہ کام کی اجرت طئے کر کے گاڑی کھڑی کی جائیگی اسکی ذمہ داری اسی کام کی ہو گی۔ دیگر فنی خرابیاں دور کرانا مالک کا کام ہو گا۔

البتہ ایک عام آدمی کا بیسوں ہنر مندوں کو بیکوقت ملنا اور ان سے مطلوبہ کام کرانا اور متعدد مارکیٹوں میں چکر کاٹنا حرج اور موجب تکلیف ہے۔ تو وہ ان کاموں کا ایک ورکشاپ کے سربراہ کو وکیل بنائے اور اختیار سونپ دے اور ایسے آدمی کو متعدد مستریوں سے کام کروانے کی اجرت ان مستریوں کی مزدوری کے علاوہ علیحدہ مزدوری دے اور یہ بھی پہلے طئے کر لے تاکہ گاڑی مالک اور مکینک بعد میں ہر قسمی نزاع سے بچ جائیں یا "عقد استصناع" کے ذیل میں گاڑی ٹھیک کرنے کا معاملہ مکینک سے کر لے۔

مستری سے گاڑی ٹھیک کرنے کے دوران اگر نقصان ہو جائے۔

گاڑی ٹھیک کرنے کے دوران اور شکستہ پرزے کے نٹ کھولنے یا سخت نٹ نہ کھلنے سے ان پر وزنی ہتھوڑا زور سے مارنے سے بعض اوقات گاڑی کے بہت سارے صحیح 'سالم قیمتی پرزہ جات ٹوٹ جاتے ہیں 'بعض اوقات جس فنی خرابی کو دور کرنے کے لیے گاڑی ورکشاپ میں لائی جاتی ہے اس سے کئی گناہ زیادہ نقصان خود مستریوں اور کاریگروں کے ہاتھوں سے ہو جاتا ہے۔

☆الزم الموهبة التي اعطيتها و العلم الذي ترتاح له،والرزق الذي فتح لك،والعمل الذي يناسبك.☆

اسی دوران کبھی مکینک کے ہاں نٹ کے سائز کی چابی ۔۔۔ کی بناپر نقصان ہو جاتا ہے۔ نیز کبھی نٹ زیادہ کس نے اور جھٹکے سے پانا گھمانے سے سر سے ولائتی "اصلی کابلہ" بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

ورکشاپ میں کھڑی کی گئی گاڑیوں کا نقصان نیم تجربہ کار اور اناڑی شاگردوں کو کام سپرد کرنے کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

مذکورہ حالات وواقعات کے پیش نظر گاڑی مالک اور مکینک دانستہ اور نادانستہ مزید ہونے والے نقصان کی تلافی کی ذمہ داری کا فیصلہ صحیح نہیں کرتے۔ کبھی تو گاڑی مالک بے چارے مستری کے کھاتے میں نقصان ڈال دیتا ہے۔ اور کبھی رحم دلی سے مطالبہ ہی نہیں کرتا۔ ایسے ہی بعض نیک نیت کاریگر بعض اوقات تو مالک کے مطالبہ کئے بغیر نقصان کی تلافی کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں اور کبھی اپنے ہاتھوں سے ہونے والے نقصان کے تاوان سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ اسکا شرعی حکم یہ ہے۔

" انجینئر سے جو نقصان ہوگا خواہ تصرف بے جا کی صورت میں ہو یا ویسے تو وہ اسکا ذمہ دار ہوتا ہے"۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أَنَّ الْهَلَاكَ إِمَّا بِفِعْلِ الْأَجِيرِ أَوْ لَا وَالْأَوَّلُ إِمَّا بِالتَّعَدِّي أَوْ لَا وَالثَّانِي إِمَّا أَنْ يُمْكِنَ الِاحْتِرَازُ عَنْهُ أَوْ لَا فَفِي الْأَوَّلِ بِقِسْمَيْهِ يَضْمَنُ اتِّفَاقًا

"اجیر مشترک کے عمل سے جو نقصان ہو خواہ اس میں اسکا (اجیر مشترک 'انجینئر کا) عمل بے ضابطہ ہو یا نہ 'بہر دو صورت وہ نقصان کا تاوان ادا کریگا۔ اور یہ حکم تینوں ائمہ کرام کے اتفاق سے ہے"۔

(شامی ۵/۴۵: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ہاں اگر زنگ خوردنی سے یا خم دار ہونے سے کوئی پرزہ انجینئر سے نہ کھل سکے تو مالک کی اجازت سے اسے توڑ نا روا ہے۔

مکینک کے شاگروں سے اگر گاڑی کو نقصان پہنچے۔

مکینک اور دیگر ہنر مندوں کے شاگردوں کے عمل سے جو گاڑی وغیرہ کو نقصان پہنچے گا اس کا ذمہ دار بھی استاذ ہوگا 'استاذ یہ عذر نہیں پیش کر سکتا ہے" میرے اناڑی اور ناتجربہ کار شاگردوں کے ہاتھوں سے جو نقصان ہوا ہے میری ذمہ داری نہیں ہے" نیز تعدی نہ ہونے کی صورت میں شاگردوں سے بھی چٹی وصول نہیں کر سکتا چونکہ وہ اجیر خاص ہوتے ہیں۔

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فِعْلُ الْأَجِيرِ فِي كُلِّ الصَّنَائِعِ يُضَافُ لِأُسْتَاذِهِ فَمَا أَتْلَفَهُ يَضْمَنُهُ أُسْتَاذُهُ"

"تمام پیشوں میں شاگردوں کا عمل ان کے استاد کا عمل سمجھا جائے گا لہٰذا جو نقصان شاگردوں سے ہوگا اس کا استاذ ضامن ہوگا"۔

(در مختار مع شامی: ۵/۵۲؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

البتہ تعدی کی صورت میں شاگروں سے استاد تاوان لے گا۔

ورکشاپ سے گاڑی چوری ہو جائے یا آگ سے جل جائے۔

ورکشاپ میں کھڑی کی گئی گاڑیاں مختلف وجوہات کی بناپر جل جاتی ہیں۔

۱۔ بعض نادان یورپی ممالک کے حکمرانوں سے احتجاج کرتے ہوئے اپنے ملک وشہروں میں دہشت گردی کی آگ لگانے کے لیے جب مین شاہراہوں پر آتے ہیں تو روڈ کے کناروں پر کھلی دکانوں کے اندر وسامنے جو کچھ مسلمانوں کا مال پڑا ہوتا ہے اسے بھی نظر آتش کرتے دیتے ہیں۔ اسی دوران گاڑیوں کی ورکشاپیں بھی ان کی جلائی ہوئی آگ کے زد میں آجاتی ہیں۔ بے چارے مکینک اپنی جان بڑی مشکل سے بچاتے ہیں۔

۲۔ کبھی ورکشاپ پر کھڑی گاڑی کے اندر کسی سرکٹ کے شارٹ ہونے سے بھی آگ لگ جاتی ہے، جسکی بناپر وہ گاڑی اور اسکے پاس کھڑی کی گئی گاڑیاں خاکستر ہو جاتی ہیں۔

۳۔ بعض اوقات ورکشاپ سے گاڑیاں چوری بھی ہو جاتی ہیں یا پھر ان سے قیمتی پرزے نکال لیے جاتے ہیں۔

☆ایاک وتجریح الاشخاص والهیئات ،وکن سلیم اللسان،طیب الکلام ،عذب الالفاظ ،مامون الجانب.☆

چونکہ مذکورہ تینوں صورتوں کا ایک جواب نہیں ہے لہذا ہر ایک کی تفصیل علیحدہ علیحدہ ذیل میں ذکر کی جاتی ہے۔

ا۔ پہلی صورت کے مطابق اگر کہیں ایسا ناخوشگوار واقعہ پیش آجائے تو مکینک پر تاوان نہیں ہوگا کیونکہ اسکی طاقت اور ہمت سے اس معاملہ کی روک وتھام خارج ہے البتہ اسے متعلقہ انتظامیہ کو بروقت مطلع کرنا چاہیے۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حَتّٰى لَوْ هَلَكَ فِي يَدِهِ بِغَيْرِ صُنْعِهِ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ۔۔۔ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ : هُوَ مَضْمُونٌ عَلَيْهِ إِلَّا حَرَقٌ غَالِبٌ أَوْ غَرَقٌ غَالِبٌ أَوْ لُصُوصٌ مُكَابِرِينَ

اگر اجیر کے ہاں اس کے تصرف کے بغیر کوئی چیز تلف ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی فرماتے ہیں "اگر اجیر کے ہاں پڑی ہوئی چیز کو قابو میں نہ آنے والی آگ لگ جائے یا ڈوب جائے، قاتل دشمن چھین لے تو اس پر تاوان وضمان نہیں ہوگا اور اگر آگ کو قابو میں لانا، دشمن سے دفاع اور ڈوبنے سے بچانا اجیر کے بس میں ہو اور پھر بھی وہ نقصان سے نہ بچائے تو صاحبین کے نزدیک تاوان ہوگا"۔

(بدائع الصنائع ۴/۲۷: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

۲۔ دوسری صورت کا جواب مذکورہ ہے۔

۳۔ شہر کے حالات کے مطابق ورکشاپ کی حفاظت کے انتظامات مکمل ہوں مثلاً مین گیٹ بند ہونا اور اسے تالہ لگا ہوا ہونا، محافظ اور نگران کا ہونا، غرضیکہ مروجہ اور ضروری حفاظتی انتظامات پورے ہونے کے باوجود اگر گاڑی چوری ہو جائے یا اس سے قیمتی پرزے چوری ہو جائیں تو پھر مکینک پر تاوان نہیں ہوگا۔

البتہ اگر ورکشاپ ایسے شہر اور علاقہ میں ہو جہاں دن دھاڑے ڈکیتیاں اور چوریاں کثرت سے واقع ہوتی رہتی ہوں تو وہاں رات کو بلا حفاظتی انتظامات گاڑیاں اکیلے چھوڑ نا ڈاکو ؤں اور چوروں کے ہاتھوں میں سپرد کرنے والی بات ہے لہذا ان حالات کے تناظر میں انجینئر پر نقصان کا تاوان ہوگا۔

کیا مکینک گاڑی چلا سکتا ہے؟

گاڑی ٹھیک کرنے کے بعد مکینک کو ایک، دو کلومیٹر گاڑی چلانے کی عرفاً اجازت ہوتی ہے۔ مگر یہ اذن ایسی فنی خرابی دور کرنے کے ساتھ مشروط ہے جسکا گاڑی چلائے بغیر علم نہ ہو سکے۔ اگر کوئی ایسا پرزہ خراب ہو جس کے ٹھیک ہونے یا نہ ہونے کے جاننے کا تعلق گاڑی چلانے سے نہ ہو تو پھر مستری کو گاڑی چلانے کا جواز نہیں ہوگا۔

عرفاً گاڑی چلانے کے اذن کیساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مستری اس نوعیت کی گاڑی چلانے کا تجربہ بھی رکھتا ہو۔ جہاں مکینک کو گاڑی چلانے کی عرف اجازت نہ دے یا اسے ایسی گاڑی چلانے کا صحیح معنیٰ تجربہ نہ ہو، ایسی گاڑی ٹھیک ہونے یا نہ ہونے کا علم اس کے چلانے سے نہ ہو، مالک کی اجازت کے بغیر کسی دور ونزدیک کے پروگرام میں شمولیت کے لیے اگر مستری گاڑی چلا کر لے گیا تو ان سب صورتوں میں اس پر ضمان ہوگا نیز اسی دوران گاڑی کے ہر چھوٹے بڑے نقصان ہونے کا اس پر تاوان ہوگا۔

چونکہ مندرجہ احوال میں مکینک نے تصرف بے جا اور تعدی کی، جس کی بنا پر گاڑی چلانے کے دوران ہر قسمی حادثہ و نقصان کا وہ ذمہ دار ہوگا۔

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

مَا تَلِفَ بِعَمَلِهِ۔۔۔ مَضْمُونٌ عَلَيْهِ

"جو چیز اجیر مشترک کے عمل سے نقصان پذیر ہو تو وہ اسکا ضامن ہوگا"۔

(ہدایہ: ۳/۲۱۱ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

خراب گاڑیاں ٹھیک کرنے کے مرد ... انجینئر کو اجیر مشترک کہیں گے۔

☆ اعلم ان الاحتمال دفن للمعائب والحلم ستر للخطایا، والجود ثوب واسع یعطی النقائص والمثالب. ☆

مستریوں کا شکستہ پرزہ جات اپنے پاس رکھنا۔

کچھ مکینک گاڑی ٹھیک کرنے کی اجرت ومزدوری لینے کے باوجود شکستہ پرزہ جات اپنے پاس بلاعوض رکھ لیتے ہیں۔اور ساتھ ہی کہتے ہیں "مالک انہیں کیا کریگا؟اس کی ضرورت کے نہیں رہے "اگر مالک مطالبہ کرے تو پھر کہتے ہیں "دیکھیں لاکھوں روپے کی گاڑی ساتھ ہونے کے باوجود دو،چار کلووزن کے ٹوٹے ہوی پرزے مانگنے سے اسے شرم بھی نہیں آئی۔گاڑی کو بھی شرمارہا ہے۔بس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کہ ایسے لوگوں کو لاکھوں روپے کی گاڑی عنایت کردی"

حالانکہ شکستہ پرزے چینج کرنے کی مکینک نے جب مزدوری لے لی ہے تو بلاعوض اسے ٹوٹے ہوئے پرزے اپنے پاس رکھنا حرام ہے، کسی چیز کے ٹوٹنے سے مالک کی ملکیت زائل نہیں ہوتی اور نہ ہی ہر ٹوٹی ہوئی چیز بے کار ہوتی ہے حکما کہتے ہیں۔داشتہ آید بکار گرچہ باشد سرمار۔اس عہد نرخ گرانی میں شکستہ پرزہ جات کافی حد تک قیمتی لوہے میں شمار کرکے فروخ کیے جاتے ہیں۔

بعض ہنرمند ٹوٹے ہوئے پرزے قیمتا اپنے پاس رکھ لیتے ہیں اور مالک کو علم ہی نہیں ہوتا وہ سمجھتا ہے کہ بلاعوض رکھ لیے ہیں مستریان صاحبین کا ایسا کرنا فقط کاروائی پانے کے لیے ہوتا ہے ورنہ جو حقیقت حال ہے وہ بیع وشرا کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

۱۔شکستہ پرزوں کا وزن نہیں کرتے ۲۔مارکیٹ کے مطابق ریٹ نہیں لگاتے ۳۔خریداری کے اہم ارکان ایجاب وقبول نہیں پائے جاتے۔

خریداری کے تقاضوں پر مکمل اترتے ہوئے خریدنا چاہیں تو خرید سکتے ہیں۔

۱۔اندازہ سے وزن نہ بنائیں ۲۔مالک کو قیمت بتائیں ۳۔اس کے بعد مالک اگر اس قیمت پر دینے کے لیے رضامند ہو جائے تو پھر قیمتا وہ پرزے رکھ سکتے ہیں ورنہ انہیں اپنے پاس رکھنے کا جواز نہیں۔ہاں اگر مالک مفت دے دے تو پھر مضائقہ نہیں بلکہ وہ متبرع ہوگا۔

ناحق طریقہ سے ایک دوسرے کا مال کھانا حرام ہے۔چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴿النساء۲۹﴾

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

راولپنڈی میں مجلّہ فقہ اسلامی ملنے کا پتہ

حضرت علامہ خان محمد قادری صاحب

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

ڈی بلاک۔سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

فون : 0300-5104690

☆انفرد بنفسک ساعة تدبر فیھا امورک وتراجع فیھا نفسک ،وتتفکر فی آخر تک،وتصلح بھا دنیاک.☆

القسم العربى

مجلة الفقة الاسلامى

تصدر من

اكاديمية الفقة الاسلامى المعاصر

ص ب ١٧٧٧٧ گلشن اقبال

كراتشي باكستان

رئيس التحرير

الاستاذ الدكتور / نور احمد شاهتاز

......☆......

مساعد رئيس التحرير

الاستاذ غلام نصير الدين نصير — الدكتور محمد صحبت خان

فهرس الموضوعات

الاسلام وصحة العامة ٦٩